دار الافتاء
تحقیق و تنقید

از غازی عزیر

مسئولہ احادیثِ نبویہ ؐ محدّثین کی نظر میں

مکرّمی و محترمی! سلام مسنون۔

عرض یہ ہے کہ ہمارے علاقہ میں ایک عرصہ سے جمعرات کو مغرب کی نماز کے بعد کسی ساتھی کے مکان پر کچھ ہندوستانی و پاکستانی مسلمان جمع ہوتے ہیں اور ایک حافظ صاحب کسی دینی کتاب سے کچھ صفحات پڑھ کر سناتے اور اس کی شرح بیان فرماتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ کی نشست میں علمائے اسلام کی تکریم کے بابت حافظ صاحب نے اور بہت سی باتوں کے علاوہ درج ذیل حدیثیں بھی بیان کی تھیں:

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں"

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جس نے علماء کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے علماء سے مصافحہ کیا تو گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا"

ان دونوں حدیثوں کی صحت اور ان کے اصل منشاء و مطلب کو بیان فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نیازمند:
عبدالرحمٰن عبدالحفیظ میواتی
ص ب ۱۶۳ ۔ جیزان
۱۴۰۹/۶/۱ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجواب بعون الوهاب

مسئولہ دونوں حدیثیں صحت کے اعتبار سے قطعًا بے اصل اور موضوع (گھڑی ہوئی) ہیں:

۱۔ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ۔

"میری اُمت کے علماء بنو اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں"

اس حدیث کو علامہ جلال الدین بن عبدالرحمٰن السیوطی ؒ (م ۹۱۱ھ) نے "الجامع الصغیر"[۱] میں وارد کیا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم نے بھی "امداد المشتاق" (ملفوظات حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مرحوم) میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے، چنانچہ رقمطراز ہیں فرمایا:

"منقول ہے کہ شب معراج کو جب آنحضرت ﷺ حضرت موسیٰ ؑ سے ملاقی ہوئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے استفسار کیا کہ عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ، جو آپ نے کہا ہے کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی ؒ حاضر ہوئے اور سلام باضافہ الفاظ بَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ وغیرہ عرض کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ کیا طوالت بزرگوں کے سامنے کرتے ہو آپ (امام غزالی ؒ) نے عرض کیا کہ آپ سے حق تعالیٰ نے صرف اسقدر پوچھا تھا مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یَا مُوْسٰی[۲] تو آپ نے کیوں جواب میں اتنا طول دیا کہ هِیَ عَصَایَ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی[۳] الآیۃ، آنحضرت ﷺ نے فرمایا، ادب یا غزالی الخ[۴]"

ان حضرات کے علاوہ بعض اور علماء نے بھی اس حدیث کو اپنی کتب میں وارد کیا ہے مگر اس کے متعلق امام بدر الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الزرکشی ؒ (م ۷۹۴ھ) فرماتے ہیں: "لَا یُعْرَفُ لَهَا اَصْلٌ"[۵] علامہ عبدالرحمٰن بن علی بن محمد ابن عمر الشیبانی الشافعی الأثری ؒ (م ۹۴۴ھ) فرماتے ہیں: "دمیری ؒ، زرکشی ؒ اور ابن حجر ؒ کا قول ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے"[۶] علامہ نور الدین ابی الحسن السمہودی ؒ (م ۹۱۱ھ) فرماتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں : "ترمذیؒ ، ابن حجرؒ اور زرکشیؒ کا قول ہے کہ اسکی کوئی اصل نہیں ہے[۵]"
علامہ شمس الدین ابی الخیر محمد بن عبدالرحمٰن السخاویؒ (م ۹۰۲ھ) میں فرماتے ہیں : "ہمارے شیخ (امام ابن حجر عسقلانیؒ) اور ان سے قبل دمیریؒ اور زرکشیؒ نے فرمایا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے ان میں سے بعض نے یہ کہا ہے کہ کسی معتبر حدیث کی کتاب میں اس کا مذکور ہونا معروف نہیں ہے[۸]" شارح صحیح بخاریؒ علامہ شیخ اسماعیل بن محمد العجلونی الجراحیؒ (م ۱۱۶۲ھ) فرماتے ہیں : "سیوطیؒ نے "الدرر[۹]" میں فرمایا ہے کہ یہ بے اصل ہے (پھر "المقاصد الحسنة" للسخاویؒ کی عبارت نقل فرماتے ہیں)[۱۰]" علامہ محمد بن علی الشوکانیؒ (م ۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں : "ابن حجرؒ اور زرکشیؒ نے اسے بے اصل بتایا ہے[۱۱]" علامہ محمد درویش حوت البیروتیؒ فرماتے ہیں : یہ موضوع اور بے اصل ہے جیسا کہ متعدد حفاظ نے بیان کیا ہے مگر بیشتر علماء نے اپنی کتب میں حفاظِ حدیث کے قول سے غفلت کی بنا پر اس کو ذکر کیا ہے[۱۲]" اور محدثِ شام علامہ شیخ محمد ناصر الدین الألبانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں : "باتفاق علماء یہ بے اصل ہے، یہ وہی چیز ہے جس سے گمراہ قادیانی فرقہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت کے باقی رہنے پر استدلال کیا کرتا ہے[۱۳] الخ"

علمائے حنفیہ میں سے شیخ نور الدین علی بن محمد بن سلطان المشہور بالملا علی القاری الہروی مرحوم (م ۱۰۱۴ھ) نے "الأسرار المرفوعة فی الأخبار الموضوعة" میں اس حدیث کو وارد کیا ہے اور فرماتے ہیں : "دمیریؒ اور عسقلانیؒ کا قول ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے، یہی زرکشیؒ کا خیال ہے۔ سیوطیؒ نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے[۱۴]" اور علامہ محمد طاہر بن علی پٹنیؒ (م ۹۸۶ھ) بیان کرتے ہیں : ہمارے شیخ اور زرکشیؒ کا قول ہے کہ یہ بے اصل ہے اور کسی معتبر کتاب میں اس کا موجود ہونا علماء کے نزدیک معروف نہیں ہے" حنفی مسلک کے ایک اور مشہور ترجمان اُستاذ عبدالفتاح ابو غدہ مصری فرماتے ہیں : "شریعت میں اسکی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ یہ موضوع یا ضعیف اور ساقط ہے"
پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث باتفاق علماء قطعاً بے اصل اور گھڑی ہوئی ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ